طنزیہ و مزاحیہ روشون کے تذکرے کی طرف مائل ہوتے ہین جو فارسی زبان کے طویل دور مین ابھری ہین اور جو بلاشبہ اردو شاعری مین طنز و مزاح کے پہلے دور پر بھی اثر انداز ہوئی ہین —

ان مین سے پہلی رو ہجو کی رو ہے — ہجو کی اس رو کا آغاز فارسی شاعری کے باوا آدم رودکی سے ہوتا ہے — لیکن رودکی کے کلام مین ہجو یہ اشعار کی تعداد کچھ زیادہ نہین — پھر بھی رودکی کی ہجو مین متانت اور واقعیت ضرور ہے — ہجو کے سلسلے مین اگلا نام فردوسی کا ہے اور اگرچہ فردوسی کو بھی ہجو گوشاعر کا درجہ نہین دیا جا سکتا تاہم فردوسی کے نام کے ساتھ محمود غزنوی کی جو ہجو وابستہ ہے وہ اس قدر زبان زد خاص وعام ہوچکی ہے کہ اس ضمن مین اس کا تذکرہ ضروری ہے — اس ہجو کے یہ اشعار خاص طور پر مشہور ہین :—

یکے بندگی کردم اے شہریار — کہ ماند زتو در جہان یادگار

پے افگندم از نظم کاخ بلند — کہ از باد و باران نیابد گزند

بسے رنج بردم درین سال سی — عجم زندہ کردم بدین پارسی

اگر شاہ را شاہ بودے پدر — بسر بر نہادے مرا تاج زر

وگر مادر شاہ بانو بدے — مرا سیم و زر تا بہ زانو بدے

ازان گفتم این بیتہائے بلند — کہ تا شاہ گیرد ازین کار پند

کہ شاعر چو رنجد بگوید ہجا — بماند ہجا تا قیامت بجا

فارسی زبان مین ہجو دراصل پانچوین اورچھٹی صدی عیسوی